پیش نظر مجموعہ خطبات' شورش صاحب کے اخیر زمانے کی چند دینی تقریروں کا مجموعہ ہے جو انہوں نے ختم نبوت کی بنیادی اہمیت وضرورت اور ردّ قادیانیت ومرزائیت کے سلسلے میں کی تھیں۔ ان میں خطابت کے نقش ونگار اور فصاحت و بلاغت کے شاہکار تو موجود ہی ہیں لیکن اصل اور قابل قدر شے ان کا عشق رسول ﷺ اور عظمتِ رسالت وحرمتِ ختم نبوت کے لیے جذبۂ جاں نثاری اور غیرت وحمیت دینی اور حریم رسالت کا دفاع و پاسبانی کا شعور واحساس بلکہ زود حسی اور حساسیت ہے۔ اس سلسلے میں بجا طور پر ایک سچے اور غیرت مند مسلمان کی طرح ان کے جذبات بھی بے اختیار، بے قابو ہو جاتے ہیں اور وہ مرزا قادیانی اور ان کی جماعت وذریت کو جوابی گالیوں سے بھی یاد کرنے لگتے ہیں۔ ان تقریروں میں قادیانیت سے دلچسپی رکھنے والوں کے علاوہ عام مسلمانوں کے لیے بھی ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیت کے سیاسی و مذہبی پس منظر کو سمجھنے کے لیے خاصا مواد بکھرا ہوا ہے۔

مرتب کتاب اور احرار فاؤنڈیشن ان خطبات کی اشاعت پر برصغیر کی ملت اسلامیہ کی طرف سے شکریے کے مستحق ہیں۔ خدا کرے کہ وہ اس سلسلے کے بقیہ خطبات بھی شائع کر سکیں۔

''اقبالیاتِ شورش''

مرتب: مولانا مشتاق احمد ضخامت: ۳۸۴ صفحات قیمت: ۱۶۰ روپے
پتا: مکتبہ احرار ۶۹۔ سی حسین سٹریٹ، وحدت روڈ' نیو مسلم ٹاؤن لاہور (پاکستان)

پاکستانی' اقبال شناسوں میں شورش کاشمیری مرحوم کا نام بہت نمایاں رہا ہے۔ انہوں نے نہ صرف فکر اقبال کو اپنایا ہے بلکہ اقبال کے مرد مومن کی طرح عاشقانہ وقلندرانہ زندگی بھی گزاری ہے اور ان کی خودداری اقبال کی خودی کی آئینہ دار رہی ہے۔ شورش صاحب فکر اقبال کو اسلام کی فکری وذہنی تاریخ کی ارتقائی شکل سمجھتے ہیں اور اس کی اصلیت واسلامیت کو اوّلیت دیتے ہیں اور مشرق ومغرب کے فلسفیانہ افکار سے ان کے استفادے کو بے جا اہمیت نہیں دیتے اور نہ اقبال کو عصری تحریکات وسیاسی وفکری اصطلاحات میں محدود اور پابند کرنا چاہتے ہیں۔ اسی لیے وہ اقبال کے ان شارحین سے اپنے اختلاف اور ان سے برأت کا اظہار کرتے ہیں اور ایسی ناروا کاوشوں کو فکر اقبال پر ظلم اور اس سے انحراف قرار دیتے ہیں۔ ان کا یہ کہنا کہ اقبال پر ہندوستان میں جو کام ہو رہے ہیں' وہ پاکستان میں ہونے والے کاموں سے زیادہ بہتر اور معتبر ہیں۔ وہ اس سلسلہ میں روح اقبال از یوسف حسین خاں، اقبال کامل از مولانا عبدالسلام ندوی، اقبال کا فلسفۂ تعلیم از خواجہ غلام السیدین اور روائع اقبال (نقوش اقبال) از مولانا ابوالحسن علی ندوی کو اقبالیات کی بنیادی کتابیں سمجھتے ہیں اور اس کے برخلاف انہوں نے فکر اقبال از خلیفہ عبدالحکیم، ذکر اقبال از عبدالمجید سالک، شعر اقبال از عابد علی عابد، اقبال کے آخری دو سال، از عاشق بٹالوی، تلمیحاتِ اقبال از عابد علی عابد، عطیہ فیضی کے خطوط، اقبال اور بھوپال

بقیہ صفحہ ۴۶ پر